خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 133

Track 1

Time 36:18

۱۔ایصال ثوا ب کی حقیقت کیا ہے ؟

۲۔شاہ اور فقیر میں کیا فرق ہے؟

... بسم اللہ

ہم تو ویسے نیاز کے قائل ہے ہمارے بزرگ بھی نیاز کے قائل ہیں اب یہ مولا نا
صاحب ہیں زکر یا صاحب تبلیغی جماعت کے بہت بڑے عالم فا ضل سانپور میں
ان کے یہاں لنگر کا بڑا اہتمام تھا تو اب تو ان کا انتقال ہو گیا تو دو بند کے مرتبہ
فکر جو لوگ ہیوہ کہتے ہیں نیاز صحیح نہیں ہے لیکن یہ واقعہ صحیح واقعہ ہے
کہ خواجہ با قی با اللہ صاحب نے سجاد نشین وہاں آئے شوق الحدیث صاحب سے
ملا قات کر نے تو انہو ںنے کہا کہ بھئی شام کو کھا نا میرے ساتھ کھا نا تو صدو ق
صاحب نے کہا جی میں تو آج بڑے پیر صاحب کی نیاز دینی ہے گیارویں شریف کی
نیاز تو انہو ں نے کہا کہ پھر ایسا کرو کہ بھئی نیاز اِدھر ہی کر لو تو انہو ں نے
کہایہاں میرا کو ئی بندہ نہیںہے جو کھا نا ونا پکائے او ر میں تو بڑے پیما نے پر کر
تا ہوں دیگیں ویگیں تو انہو ں نے کہا نہیں مولوی نصیر صاحب نے انہو ں نے جو
انتظام کر تے تھے ان کو بلایا اور بلا کر کہا کہ بھئی ان کا کھا نا ونا پکوائو وہ کہنے
لگے صاحب وہ کھا نا پکا تو میں نے جان بو جھ کے سٹرک پر کھڑے ہو کر روز سے
فا تحہ پڑ ھی اور وہ کہتے ہیں کہ شاق احدیث صاحب نے میرے ساتھ بیٹھ کر کھا
نا کھا یا تو اب وہ علماء میں شوق الحدیث صاحب زکر یا صاحب کو ن نہیں جا نتا
اور ان کی کو ن مخا لفت کر سکتا ہے اتنی معزوری کی حالت میں کر سی پر
بیٹھ بیٹھ کر انہو ں نے ساری دنیا کے دو رے کئے اور تبلیغ کی نیا زسے مراد ہے کہ
مثلاً لفظوں کیا ہیر پھیر ہے نیاز سے مراد ہے ایصال ثواب تو ایصال ثواب تو
رسول اللہ ﷺ نے بھی حکم دیا ہے کہ اپنے بزرگوں کو ثواب پہنچا ئو قرآن میں بھی
ہے ربنا الغفرلی...کہ ہمارے رب ہمارے رب کی مغفرت فر ما یا ایصال ثواب کا
مطلب ہی دعا ہے۔ اب اس میں یہ ہے کہ کھا نا اگر آپ نے پکا یا اور اس کھا نے
کے لئے سورہ الفرون پڑھا تین دفعہ قل اللہ شریف پڑھی سو رہ الفلق سو رہ
النا س الحمد الشریف ...پڑھ کے دورد شریف پڑھ کے اگر ایصال ثواب کر دیا تو
اس میں کیا حرج ہوا تو کھا نا اللہ کے نام پر پکا یا اللہ کے نام پر کھلا دے تو نیاز
سے مراد اگر کو ئی اور چیز ہے تو اس کے بارے میں میں تو کہہ نہیں سکتا لیکن
اگر نیاز کا مطلب ہے اپنے بزرگوں کو ثواب پہنچے کھا نا پکا کر کھلادو اسکا بھی

ثواب ملتا ہے کپڑے دے دو اس کا بھی ثواب ملتا ہے کسی آدمی کوایسے آدمی کو
جو بچا رہے ضروت مند ہو اس کی مدد کر دو اس کا بھی اجر ملتا ہے کلمہ طیبہ
پڑھ کر اس کا جوثواب ہے انوار ہے رو شنیاں ہیں ان جو منتقل کر دیں ایصال
ثواب دو نوں سے ثابت ہے اور جو لوگ ہیں میں خود شریک ہو ں میرے ہمیشہ
ہی ایصال ثواب کر تے ہیں میں تومو لا نا حسین کو بھی ایصال ثواب کر تے دیکھا
ہے تو ایسا لگتا ہے کہ یہ جو کم پڑھے لکھے لوگ ہو تے ہیں ۔ اس میں کو ئی فر
ق نہیں ہے جیسے میں نے کتاب میں پڑھا ہے کہ مو لانا احمد رضا خا ن بر یلوی
کہ جو نعمتیں جن کی آپ پڑھتے ہیں سلا م پڑھتے ہیں وہ نظر نیاز کہ قائل
ہیمولا نا اشرف علی صاحب کے بارے میں یہ ہے کہ وہ نظر کہ قائل نہیں ہے تو
جب مولا نا علی خان صاجب کا ویصال ہو تمہا را نام بتا یا لوگوں نے ان کا
ویصال ہوگیا تو انہوں نے با قاعدہ ثواب کیا جب فا تحہ سے فا رغ ہو ئے تو لوگ
آپ کو بر ا بھلا کہتے تھے آپ نے ان پر فا تحہ پڑ ھی انہوں نے کہا بھئی وہ جو برا
بھلا کہتے تھے وہ اپنی ذاتی حیثیت سے نہیں کہتے تھے وہ سمجھتے ہیکہ ہم
گستاخے رسول ا للہے وہ ٹھیک کہتے تھیا اگر گستا خے رسول ہمیں سمجھتے ہیں
لیکن میں اس بات کو جا نتا ہوں کہ مولانا ہم لیکن عا شق رسو ل تھے تو اس
بنیاد پر میں نے ایصال ثواب کیاتو ایصال ثواب کا مطلب ہے ایصال ثواب کر نااب
جیسے لوگ کہتے ہیں کہ وہ جا ئز نہیں ہے اصل میں مولوی میں ہوں نہیں نے
میں نے مو لویت پڑھی ہے لیکن کیوں کہ مسئلہ ہے جو میں بتا رہا ہونکہ آدمی
جب مر جا تا ہے تو پہلے دن تو آدمیوں کو اطلا ع نہیملتی اب دو سرے دن ہی
آدمی اطلا ع دے سکتا ہے تو اب قریب تر ین جو ہے وہ تیسرا دن ہی آتا ہے
اجتماع کا اس میں لوگ آجا تے ہیں دورد شریف پڑھتے ہیں قرآن شریف پڑھتے
ہیں کھانا ہو جا تا ہے ایصال ثواب ہو جا تا ہے لیکن اگر یہ سمجھا جا ئے کہ سو
ئم میں ہی ایصال ثواب ہوسکتا ہے اس کے بعد ایصال ثواب نہیں ہو سکتا یہ
غلط ہے تو اچھا آپ کبھی بھی چو تھے دن، پا نچو یں دن، چھٹے دن ،ساتویں دن تو
مقرر کر یں گے لیکن جب لوگوں کو بلا ئیں گے رشتے داروں کو بلا ئیں گے کیا کہے
گے انہوں نے کہاجی فا تحہ ہے انہوننے کا کب ہے انہو ں نے کہا د ن کو ئی مقرر
نہیں یہ تو ہو ہی نہیں سکتا تو یہ ان چیزیوں میں زیادہ نہیں پڑھنا چا ہیے ٹھیک
ہے بس جو کچھ ہو رہاہے ٹھیک ہے وہ صیحح ہے بڑوں کا کہنا ہے بھئی اپنے
مسلط کو چھوڑو نہیں اور دو سروں کے مسلط کو چھڑو نہیں سب سے پیار کر و
سب سے محبت کر و جو اچھی با تیں ہیں ان کواپنا لو جو با تیں آپ کی سمجھ
میں نہیں آتی تو انہیں چوڑ دو کچھ با تیں چھوڑ مغرب عشاء کیا ضرورت ہے
ساری نمازیں پا نچ وقت کے بجا ئے ایک وقت ہی پڑھ لیں اب یہ اس کو کو ئی
بھی نہیں چھوڑ سکتا اب یہ اللہ کی اللہ کے رسول کی طر ف سے ایک حدود
متعین ہے با قی یہ ہے کہ ثواب دو سرے دن پہنچا توقرآ ن کی جو چیزیں ہیں تو
اس میں ثواب پہنچا ئو اگر آپ ثواب نہیں پہنچا ئیں گے تو تمہاری اولاد بھی نہیں
پہنچا ئے گی اب میں آپکو ایک بات بتا تا ہوں میں نے اپنے والد صاحب کو دیکھا ہے

فجرکی نماز کے بعد وہ سورہ یا سین شریف پڑھتے تھے معمولاً مجھے اپنے ساتھ
لیجا تے تھے فجر کی نماز میں آذان دالوا تے تھے اب وہ سارے سو تے ہی رہتے
ہیاماں ابابھی سو تے رہتے ہیں بچے بھی سو تے رہتے ہیں پرا نی قدریں ہی
ٹوٹب گئیں تووہ یاسین شریف پڑھ کر وہ پہلے کو پھر اجوا ز ازارات کو اہل بیت
کو صحابہ اکرام کو ،خلفا ئے را شدین کو اور اپکیگ   و تمام اولیاء اللہ کو اپنے
پرو مر شد کو پھر اپنے ابا کو اپنے اماں کو پہنچا تے تھے تو مجھے ان کو دیکھ کر
مجھے بھی عادت پڑھی ہو ئی ہے میں بھی تین دفعہ قل اللہ شریف پڑھتا ہو
بایک دفعہ الحمد شر یف پڑھتا ہوں ایک دفعہ ان کی روح کو ثواب پہنچا تا ہوں
میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ وہ یہ ہے کہ را بطہ ہو جا تا ہے آپ اب ہر روز کو
ئی آدمی رسول اللہ کی رحمت اقدس میں حد یہ دورد بھیجے الحمد الشریف
پڑھ کرجو نسبت قائم ہو ئی پھر یہ ہے کہ آپ کے والدین کا آپ کے بزرگوں کاآپ
پر حق ہے انہو ںنے آپ کو پلے پو سے آپ کے لئے اپنی عاقبت خراب کی دنیا داری
میں گر فتار ہو کر کم از کم اتنا حق تو اولاد کاہو نا ہی چا ہیے کہ اور کچھ نہیں
کر تا رو ٹی نہیںکھلا تا تو وہ سورتین ہی پڑھ کرثواب کر دےاب آدم علیہ السلام
یہاں جنت سے دنیا میں اتر آئے تو ظا ہر ہے جو کچھ انہوں نے جنت میں دیکھا تھا
وہ انہیں یاد ہو گا تو انہوں نے اپنی نسل کو کیوں نہیں بتایا ان کا تو کام ہی یہ
رہا کہ انہوںنے نسل کو یہ نہیں بتا یا کی میں کہاں سے آیا وہ تو رو تے رہتے تھے
میںنے اپنی کیفیات میں دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے میری ملا قات ہو
ئی کہ تو ایک تو یہ عام قدجو ہے وہ یہ ہے کہ اسی قد کی منا سبت سے ان کا
چہرہ بھی بہت بڑا ہے ان کی آنکھیں بھی بہت بڑی ہیں لیکن اس میںاتنا توازن
ہے کہ وہو برا تو لگتا ہے

لیکن اس سے ڈر نہیں لگتا خوبصورت لگتا ہے توسلام و دعا ہو ئی تو میں نے کہا
ابا جی آپنے کیا کیا ساری دنیا پر یشان ہے آپ کی اولاد تو وہ رو نے لگے بڑے موٹے
موٹے آنسویوں سے رو ئے تو میں نے اپنی کیفیت جیسے میرے پیرو مر شد سے سب
ہی بتا تے ہیں صبح کو حضور قلند باباا و لیا ء کی خدمت میں حا ضر ہو ا میںنے کا
جناب میرے خواب میں حضرت آدم علیہ السلام کی زیارت ہوئی خواب میں اور
اس طر ح اس طرح دیکھااور وہ رو رہے تھے تووہ کہنے لگے بھئی ان کا بھی
عجیب حال ہے بچا روں کا ان کی اولاد جو بھی ان سے ملتی ہے وہ یہی سوال
کر تی ہے کہ آپ نے جنت چھوڑ کر ہمیں کیوں مثبت میں ڈال دیا اور وہ ہر ایک
کے سامنے رو تے تھے اور اپنی غلطی کا با قاعدہ اقرار کر تے کہ بھئی اللہ نے تو
مجھے نعمت دی تھی مجھ سے غلطی ہو گئی تو اب یہ دیکھئے نے وہ تو خواب
میں بھی سہے کا غلطی تو پیغمبروں سے نہیں ہو تی اپنی سہے کا اطراف کر
رہے ہیں اور یہ جو آپ کے پاس جنت کی اطلا ع ملی ہے کہ با غات ہو نگے تو
اس کی...عربی آیت ...تو اب کیوں کی غلطی کر دی ہے سہے ہو گیا ہے تواب تم
اتر جا ئو مسلطنت کی مار ہے تو اللہ تعالیٰ فر ما تے ہیں کہ ان کی کہ اب جو
یہاں آگئے ہو تو اچھے اچھے اعمال کر و غلطیوں سے گنا ہو ں کو اپنے آپ کو

محفو ظ رکھواور اگر گنا ہ ہو جا ئیں گے اگر گناہ ہو جا ئیں تو اللہ سے تو بہ
استغفار کرو یہ سب کیوں ہے اس لئے کہ دو بارہ ہمیں جنت مل جا ئے تو یہ
سوال کیا انہو ںنے اپنی نسل کو نہیں بتا یا تو جب آدم علیہ السلام کا تو مشن
ہی یہ رہا کہ ایک لا کھ پیغمبروں کا مشن ہی یہ ہے یہ انہوںنے بتایا ہی یہ ہے
کہ یہ دنیامیںخا نہ ہے جیل میں پڑھے ہو ئے ہیںیہاں اگر اچھی سزا کاٹ لو گے تو
اللہ تعالیٰ کی رحمت سے رسول اللہﷺ کی شفات سے پھر دو با رہ جنت مل جا ئے
گی ۔

یہ ان کا شا ہد بشیر کا سوال ہے ہم جب بیمار ہو تے ہیں ذہنی بیماری جو بھی
اعصابی بیماری ٹیشن یا اس طر ح پر یشا نی بے چینی وغیرہ وغیرہ تو اس کا
تعلق رو ح کی دوری کے ہیں یعنی آدمی جس طرح روح سے دور ہوتا جاتا ہے جو
ذہنی ہے اس میں تبدیلی آتی رہتی ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہجیسے جیسے
آدمی اپنی روح سے قریب رہتا ہے اسی منا سبت سے اعتبار سے اس کا غلبہ رہتا
ہے ہپر یشانیوں سے جو نجات تو اس کا جواب بہت آسان ہے وہ یہ ہے کہ اب
یہاں جتنے بھی لوگ بیٹھے ہو ئے ہیں وہ یہ بات جانتے ہیںکہ اگر روح نہ ہو تو ہم
سب مر دہ ہو جائیںگے نہ ہم دیکھ سکیں گے ،نہ سن سکیں گے ،نہ سر ہلاسکیں
گے ،کچھ کر ہی نہیں سکیں گے مر دہ ہو جا ئیںگے تو اس کو آپ تھو ڑا سا بھی
غور کر یںگے تو یوں کہیں گے یہ اعصاب بھی ہیں ذہن بھی ہے دماغ بھی ہے،
حرکت بھی ہے ،احساسات اور جذبات بھی ہیں بھوک بھی ہے، پیاس بھی ہے
لیکن جب روح نکل جا ئے گی تو اب اصل جو محرک ہے اعصاب کو چلا نے کی
اصل جو محرک جو ہے ذہن کو بیدار رکھنے کا وہ روح ہے تو جب روح نکل جا تی
ہے تو اعصاب ظا ہر ہے ختم ہو جا تا ہے اب یہ ہو گا کہ جیسے جیسے دور ہو
گئے اور جیسے سے جیسے قریب ہو جا ئیںگے اسی مناسبت سے آپ کے اندر خوشی
ہو گی اب آپ یہ بتا ئیں کہ اللہ تعالیٰ کا دوست آدمی کیسے بن سکتا ہے اور
جسمانی اعتبار سے بنے گا یا رو حانی اعتبار سے بنے گا تو اللہ تعالیٰ یہ فر ما تے
ہیں کہ میرے دو ستوں کو غم اور خوف نہیںہو تا اللہ کے دوست کا مطلب روح
ہے یا ما دی جسم ہے اب بات صاف ہو گئی کہ اگر آپ اپنی روح سے واقف ہیں
یعنی اپنی روح سے واقف ہیںیہ مادی جسم جو ہے وہ روح ہے تو اگر آپ اپنے
اصل سے واقف ہیں تو اللہ کے دوست ہیںاور جب اللہ کے دو ست ہیں تو اللہ
کہ...الااانا ھو الا خوف ...اللہ کے دو ستوں کو نہ ان کو خوف ہو تا ہے نہ غم
ہوتا ہے اب جب زندگی میں سے خوف اور غم نکل گیا تو با قی کیا رہا تو اس کے
علاوہ تو کچھ نہیں بچا تو روح سے دو ری جو ہے وہ آدمی کو بیمار بھی ڈال دیتی
ہے اور وہ اللہ سے دور ی بھی کر دیتی ہے تو ابھی ہم نماز پڑھتے ہیں تو آپ کیا
آپ یہ سمجھتے ہیں کہ جسمانی ورزش کا بھی نام ہے تو جسمانی ورزش تو
انسا ن جتنی کر تے ہیں اس کا نام نہیں ملتا نماز کا مطلب یہ ہے کہ اس کی
جتنی بھی حر کا ت و سکنا ت ہیں اس میں جب آپ نماز قائم کر تے ہیں تو س
کی ایسی پر یکٹس اس کی ہو جا تی ہے آپ کھڑے ہیں جب اللہ کے ساتھ تعلق

ہے، جھکے ہو ئے ہیں جب اللہ کے ساتھ تعلق ہے ،لیٹے ہیں جب اللہ کے ساتھ
اِدھر ُادھر دیکھ رہے ہیں جب اللہ کے ساتھ تعلق ہے کچھ بو ل رہے تعلق ہے
ہیں یعنی پڑھ رہے ہیں جب اللہ کے ساتھ تعلق ہے،امام صاحب پڑھ رہے ہیں
آپ وہ سن رہے ہیں تو جب اللہ کے ساتھ تعلق ہے ،اور یہی وجہ ہے کہ ہماری
نماز وں میں چو نکہ روح شا مل نہیں ہو ئی اس لئے ہرآدمی کو یہ شکا یت ہے
کہ صاحب نماز میں خیالات آتے ہیں ۔لیکن آپ یہ غور کر یں کہ نمازمیں ہمارا
تعلق ہمارا ہمارا رب ہماری روح سے یعنی ہماری اپنی جان سے ہو جا ئے تو کیا
کو ئی خیال آسکتا ہے؟ تو اس کا مطلب ہے نمازبھی رو حانی قربت کا ایک ذریعہ
ہے اب روزے میں تو آپ جسمانی سارے تقاضے ختم ہو جا تے ہیں۔کھانا آپ نہیں
کھا سکتے، پا نی آپ نہیں پی سکتے اور جو آپ کو پتا ہے کیا کیا نہیں کر سکتے تو
اس کا کیا مطلب ہوا ...کہ آپ نے اپنی جسمانی ضرورت کو ترک کر دیا اس لئے
کہ آپ کا تعلق آپ کی روح سے ہو گیا اور یہ ہے کہ آپ نے سنا ہو گارو زے میں
جتنی رو حانی پا کیز گی ہو تی ہے انتہا ء یہ ہے کہ اگر کو ئی آدمی رمضان
شریف میں ستا ئیس رو زے یا پچیس رو زے رکھ لے اب دیکھئے آداب کے ساتھ و ہ
اسکو حضرت جبرا ئیل علیہ السلام سے مسافہ ہو جا تا ہے ملا قات ہو جا تی
ہے شب قدر کا دیدار اس کو ہو جا تا ہے تو اس سے بھی یہی ثابت ہوا کہ رو زے
کا مطلب ہی یہ ہے کہ جسم سے عارضی طورپر ذہن ہٹ کر روح کی طر ف
متوجہ ہو تا ہے۔ تو جب انسان کا تعلق روح سے تعلق جڑ جا تا ہے تو اصل میں
اللہ سے تعلق جڑ جاتا ہے تو اس طر ح اللہ تعالیٰ نے فر مایا کہ میں نے تمہیں
کھنکھانی بجری مٹی کے پتلا بنایا اور اس پتلے میں ونفخت ...اور اس پتلے میں اپنی
جان میںسے جان ڈال دی اپنی روح میں سے روح ڈال دی تو روح جو ہے اصل میںو
ہ اللہ کی جان ہے اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے فر مایا کہ میں تمہاری جان سے
زیادہ قریب ہو ں نحن ...یہ آپ نے یہ بات غور کر یں اس کو گھر جا کر بھی سو
چیں ہر آدمی کچھ نہ کچھ جا نتا ہے تا ریخ کی پوری تاریخ میں لاکھوں کروڑو ں
سال کی تاریخ میں آپ کو کو ئی مثال ایسی نہیں مل سکتی کسی فقیر نے فقیر
چھوڑ کر با دشاہت قبول کی ہو ایسی بے شمار مثالیں مل جا ئیں گی کہ لوگ با
دشاہت چھوڑ کر فقیر بن گئے کیوں سوال یہ ہے کیوںاس لئے کہ فقیر اگر فقیر
ہے تو ا س کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اللہ کی جان سے واقف ہو گیااس کا اللہ سے
ایک رشتہ قائم ہوگیا ہے اور با دشاہ کا اللہ سے رشتہ قائم نہیں ہو تا یہ ایک ہے
نہیں بات تو آپ دیکھیں کتنے بڑے بڑے با دشاہ گزریں ہیں سکندر با دشاہ ساری
دنیا پر ہی حکمرا نی کی کسی بادشاہ کے یہاں آپ نے یہ سنا ہی نہیںہو گا لنگر
چلتا ہے فقیر ٹوٹا پھو ٹا اس کے یہاں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک لنگر چل رہا ہے
لوگ آرہے ہیںجا رہے ہیںایک صاحب نے بڑی اچھی بات کہی میں آرہا تھا ان کے
ساتھ انہو ں نے کہاجی فقیر میں اور با دشاہ میںکیا فر ق ہے؟ تو میں نے کہا
بھئی کیا فر ق ہے کہنے لگے با دشاہ عوام سے چھینتا ہے ٹیکس لگا لگا کر عوام
فقیر کو دیتے ہیں خوشامد کرکر کے بھئی واقع فر ق ہے بھئی با دشاہ ٹیکس لگا

کر عوام سے پیسے چھینتا ہے عوام ان سے گھبرا تے ہیں اور عوام فقیر کو جا کے
وہ کہتا ہے نہیں مجھے نہیں چا ہیے وہ خوشامد کر رہے ہیں ہا تھ پکڑ رہے ہیں
ہا تھ دبا رہے ہیں حضو ر قبول نہیں کر رہے بات وہی ہے کہ اس فقیر کا کو
ذہن ہے وہ عوام کے ساتھ ملا ہوا ہے کو ئی بھی اس کے ساتھ اگر فقیر ہے اس
کو بیٹھا ئے گااس کو تسلی دے گا اس کو خوش کر ے گااگر اسکے پاس چٹنی ہے تو
چٹنی کھلا ئے گا رو کھی ہے رو رو کھی کھلا ئے گا گو شت ہے تو گوشت کھلا دے گا
ہبا دشاہ سے عوام مل ہی نہیں سکتی با دشا ہ کے آپ جا ئیںتو کو ئی نہیں مل
سکتا تو بات وہی ہے کہ با دشاہ کے یہاں اللہ تعالیٰ کی وہ صفت پیدا ہو جا تی
ہے جو صفت اللہ کی مخلوق کی خدمت کر ظا ہر ہے وہ تو بے تہاج با دشاہ ہو
تا ہے تو یہ بات آپ کی سمجھ میں ضرور آئے گی کیسی فقیر نے با دشاہ کو اب
حضور پاکہسے کہا مشرکین مکہ نے کہ صاحب اگر آپ با دشاہ بننا چا ہیں تو ہم
آپ کو پو رے با دشاہت بنا دیتے ہیں آپ یہ تبلیغ چھوڑ دیں تو حضور نے فر مایا
نہیں اب ایک ہا تھ میں سورج رکھ دو ایک ہا تھ میں چا ند رکھ دوتب بھی مجھے
منظور نہیںہے کیوں ...کیوں...بتا ئیں بھئی ...ایسا کیوں ہو تاہے فقیر کا اپنی روح
سے تعلق فقیر اپنی اصل کو جان لیتا ہے جتنا بھی جانے گا توتو جانے کا مطلب یہ
ہو تا ہے جتنا اس نے اپنی روح کو جا ن لیا اتنا اس نے اللہ کو جان لیا حضور قلندر
بابااولیا ء فر مایا کر تے تھے کہ اللہ کی لاکھوں کروڑوں صفا ت ہیں لیکن اگر
کسی کو اللہ کی ایک صفات کا عر فان حاصل ہو گیا وہ بھی کہ مطلو بات میں
تو بہت ساری با تیں ایسی ہیں کہ وہ بڑوں کی سمجھنے کی ہیں اس لئے ایک
بات ہے کہ ایک بچہ دو سری جماعت کا ہے اور اس کو کوئی سوال کر ے میٹرک
کا تونہ وہ سمجھے گا نہ وہ سمجھا نے والا سمجھا ئے گا مطلوب صاحب کہ جو
بات ہیں وہ ربانی ہیں اس میں بہت ساری با تیں ایسی ہیں بڑی عجیب عجیب
باتیں ہیں تو ابھی وقت نہیں ہے اگلی نشست بس تھو ڑا رہ گیاہنہیں نہیں آپ
یہ کہتے ہیں پیران پیر ددستر گیر اگر گیارویں تا ریخ کو ایصال ثواب نہیں کیا گیا
تو انہیںثواب نہیں پہنچے گا یہ بات ہی غلط ہو گئی لیکن میں نے تا ریخ مقرر کر
لی آپ نے تو یہ ہے کہ دسویں کو کر دیں آپ آٹھویں کو کر دیں ہپا نچویں کو کر
دیں ا ب یو ں تو ہمارے حضور قلندر بابااولیا ء کی وصال ستا ئیس جنوری ہے
انشا اللہ عرس ہو گا اس میں آپ لوگ بھی شریک ہوں اب ستا ئیس جنوری
کوتو کبھی کو ئی دن آئے گا کبھی کو ئی دن آئے گا تو مہینے کا جو آخری جمعہ ہو
گا اس کا ہم حضور قلندر بابااولیا ء کی فا تحہ کہتے ہیں اب جیسے ہم اس کو
ہم کیا کہتے ہیں تیس ہے کبھی ستا ئیس بھی آجا اگتی ہے اگر آپ یہ کہیں کہ
بڑے پیر صاحب کی گیا ویںاگر گیا رویں کو نہ کی جا ئے تو انہیں ایصال ثواب نہیں
ہو گا تو یہ غیر اللہ کہاں سے آگیا اس میں بھئی آپ نے کھا نا پکا یا الحمد اللہ
پڑھا بھئی غیر کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے قرآن پڑھیں نے حدیث پڑھیں نے اللہ کا
نا م لیں نے اللہ کے رسول کا نام لیں بس اس بندے کا نام لیں وہ غیر اللہ ہو اغیر
اللہ کا تو کو ئی تصور ہی نہیں ابھر تاہے یہ تو دعا ئے مغفرت ہے اب اس دعا ئے

مغفرت میںساتھ ساتھ یہ بھی ہو ا کہ کہ ستر بیس آدمی جمع ہو گئے انہوں نے
کہا بھئی کھا نا پکا لو بھئی ایصال ثواب بھی بھئی آپ نے الحمد اللہ ہو جا ئے گا
قرآن پاک کی تلاوت بھی ہو جا ئے گی ایک نعت بھی پڑھ لیں گے رسول اللہ ﷺ پر
دورد بھی بھیج دیں گے بیٹھ کر کھا نا بھی کھا لیں گے اب رسول اللہﷺ کا ارشاد ہے
ساتھ کھا نا کھا نے سے محبت بھی بڑھتی ہے اس میں غیر اللہ کہاں سے آگیا بھئی
غیر اللہ کا مطلب یہ ہے کہ جہاں اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو وہ غیر اللہ ہے تو یہ
تو فا تحہ میں تو اللہ کہ اور اللہ کے رسول اللہﷺ کے علاوہ کچھ ہے ہی نہیں اب
دودرشریف پڑھتے ہیں اب اللہ تعالیٰ نے فر مایا کہ اللہ تعالیٰ دورد بھیجتا ہے تم
بھی بھیجو تو کہاں سے اللہ ہو گیا غیر اللہ ہوا بھئی رسول اللہﷺ خا تم انبیین
ہیں ا ن کی تو ساری تبلیغ ہی یہ ہے ان کے پاس پڑھ لو غیر اللہ سے کیا مراد
ہے یہاں ایسے ہی یہ فر قہ بنا نے کے لئے ایک فر قہ ایسے بن گیا ایک فر قہ ایسے
بن گیا کو ئی فر قہ بندی بنا نے کے لئے اگر آپ غور کر یں یہاں کو ئی فر قہ بندی
ہے نہیں یہ لوگوں نے خاماں خاں گرو ہو بندی کر کے اللہ تعالیٰ معاف کر ے اب
کسی کو کیا کہنا غیر اللہ تو کہاں سے اب بتا ئوغیر اللہ کہا ں ہے اب میلا د
شریف میں آپ گئے بھئی کہتے ہیں نہ میلا د شریف میں جا نا گنا ہ ہے بھئی
رسول اللہﷺ قبر ستان تشریف لیجا تے تھے سب کو پتا ہے شعبان میں تشریف
لیجا تے ہیں رمضان میں تشر یف لیجا تے تھے وہاں بیٹھ کر فا تحہ پڑھتے تھے
ایصال ثواب کر تے تھے اب ہم وہاسے کہ جی کسی قبر ستان میں چلے گئے داتا
صاحب کے یہ حرا م ہے کہ وہاں اولاد مانگنے جاتے ہیں استغفا اللہ ایسا تو کو ئی
بندہ نہیں ہو گا جو داتا صاحب کو خدا کا درجہ دیتا ہو اگر داتا صاحب کو وہ خدا
کا درجہ دیتے ہیں تو وہاں نفلیں کس بات کی پڑھتے ہیں قرآن شریف کیوں
پڑھتے ہیں دورد کا ورد کیوں کر تے ہیں ذکر کیوں کرتے ہیں آپ جا کر دیکھ لیں
کسی وقت چلے جا ئیں ہر وقت اللہ اور اللہ کے رسول کا نام اب وہ دعا بھی کر
تے ہیں کہ بھئی آپ اللہ کے بندے ہیں اللہ کے نیک بندے ہیں آپ ہمارے لئے دعا
کریں اللہ ہمیں بیٹا دے دے اگر بھئی کسی کا بچہ نہیں ہو تا تو بیٹاسب سے پہلے
کہتا ہے اماں جی دعا کرو اپنے باپ سے کہتا ہے ابا جی بڑا پر یشان ہوں دعاکرو
وہ بھی شرک ہو کہ اب رہ گیا مر نا مر دے ہو نا مر تا تو کو ئی بھی نہیں ہے مر
تا تو عام آدمی نہیں مر تا نا اعو ذ با اللہ داتا صاحب کیسے مر جا ئیں گے اب
حضور پاکﷺ کا ارشاد ہے جب تم قبر ستا ن جا ئو تو قبر ستان کے لوگوں کو
مخاطب کر کے کہو السلام و علیکم یا اھل القبور ...بھئی اگر وہ مر گئے تو رسول
اللہ یہ سلام کس کو کر وا رہے ہیںاچھا پھرحضور پاکﷺ نے یہ بھی فر مایا کہ وہ
تمہارے سلام کا جواب دیتے تم سن نہیں سکتے تو بے شمار اولیا ء اللہ کے واقعات
ہیں جنہیں کشم و قبور حاصل ہو تا ہے وہ کشم و قبور میں ان سے ملتے ہیں با
تیں کر تے ہیں اب جیسے خواجہ غر یب نواز سے تو بڑا نہیں ہے نہ کو ئی خواجہ
غر یب نوازاولیا ء اللہ ہیں یا نہیں ہیں یا نہیں ہے اب انکار تو نہیں کر سکتا نہ
کو ئی اب وہاں داتا صاحب کے یہاں گئے چلا کیا وہ پتا نہیں کہاں اٹکے ہو ئے تھے

وہ تو بڑی با تیں ہیپتا نہیں کہاں اٹکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے داتاصاحب کی قبر سے ان کی روحانی تصوف سے اللہ تعالیٰ نے ان کو وہاں سے نکالا ...تو اگر داتا صاحب نا اعو ذ با للہ مر گئے تو خواجہ غریب نواز کو فیض کیسے ہوا بھئی ...
اختتام

★★★★★★★